© rasailojaraid.com

تبصرے

نور محمدی | از جناب نسیم احمد صاحب علوی جھنجھانوی تقطیع خورد ضخامت ۱۱۲ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت درج نہیں پتہ :- ادارہ مدرسہ نور محمدیہ قصبہ جھنجھانہ ضلع مظفر نگر (یوپی)

حضرت میانجیو نور محمد صاحب علوی انیسویں صدی کے بڑے بلند پایہ بزرگ اور صاحب کشف و کرامات ولی تھے اکابر مشائخ دیوبند حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے توسط سے انھیں کی بارگاہِ ارشاد و ہدایت سے وابستہ اور انھیں کے فیوضِ روحانی و باطنی کے خوشہ چیں ہیں آپ حضرت سید احمد صاحب شہید کے ہم سن اور بالاکوٹ کے میدان میں حضرت کے شریکِ جنگ و رفیق جہاد بھی تھے ہم نے اپنے اکابر سے سُنا ہے کہ حضرت میانجیو بیعت بھی حضرت سید احمد صاحب سے تھے لیکن اس کتاب میں اس کی تردید کرکے بتایا گیا ہے کہ سید شہید سے صرف بیعت جہاد تھی ۔ ورنہ بیعتِ سلسلہ حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی سے تھی ۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جب حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب پر نسبت نقشبندیہ کا غلبہ تھا جیسا کہ خود مصنف نے نقشِ حیات کے حوالہ سے لکھا ہے (ص ۴۶) تو پھر میانجیو نور محمد صاحب سلسلہ چشتیہ کے اکابرین کیونکر داخل ہوتے ۔ بہر حال یہ مسلم ہے کہ حضرت میانجیو اور شاہ حاجی عبدالرحیم صاحب دونوں حضرت سید احمد صاحب شہید کے ساتھ بالاکوٹ کے معرکہ میں موجود تھے لیکن غالباً سید شہید کو اس معرکہ کا انجام پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا اس لئے آپ نے حضرت میانجیو کو واپس کردیا تاکہ ان کے ذریعہ سے ارشاد و ہدایت کا سلسلہ پھیلے ۔ بالاکوٹ سے آنے کے بعد حضرت میانجیو نے جھنجھانہ میں قیام فرمایا جہاں آپ کا مزار آج بھی مرجعِ عوام و خواص ہے ۔ حضرت میانجیو کے واقعاتِ کشف و کرامت کا تذکرہ تو آپ کے سلسلہ کے بعض اکابر مشائخ کی تصنیفات میں ملتا ہے لیکن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چونکہ اس زمانہ میں آج کل کے مذاق کے مطابق تذکرہ نویسی کا رواج نہیں تھا۔ اس لئے آپ کے حالات وسوانح میں کوئی مستقل کتاب نہیں لکھی گئی تھی۔ جناب نسیم احمد صاحب علوی نے یہ کتاب لکھ کر اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ شروع میں جھنجھانہ کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس سلسلہ میں سید سالار مسعود اور آپ کے ساتھیوں کا اور چند اور بزرگوں کا مختصر حال بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت میانجیو کے حالات وسوانح ہیں جو اگرچہ مختصر اور ایک حد تک قیاسی ہیں تاہم جتنے کچھ بھی ہیں ان کے مطالعہ سے دل میں نورِ ایمان پیدا ہوتا ہے اور اس دور کے حضرات صوفیا کی زندگی کا ایک خاکہ نظر کے سامنے آجاتا ہے۔ زبان شگفتہ اور انداز بیان موثر و دل نشین ہے۔ اہلِ ذوق کو اس کے مطالعہ سے شادکام ہونا چاہئے۔

مسلمان اقوام کے زوال کے اسباب

مترجمہ پروفیسر محمد سرور تقطیع خورد ضخامت ۳۴۴ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت عہ/
پتہ: سندھ ساگر اکاڈمی لاہور۔

ہنگری کے مشہور مستشرق پروفیسر الحاج ڈاکٹر عبد الکریم جرمانوس نے ایک کتاب میں مسلمان اقوام کے اسباب زوال پر بحث کی تھی۔ یہ کتاب اسی کا شگفتہ اور سلیس و رواں ترجمہ ہے۔ کتاب کا موضوعِ بحث بہت عام اور بیش پا افتادہ ہے۔ جس پر مغرب اور مشرق کے متعدد ارباب قلم دادِ فکر و نظر دے چکے ہیں۔ اس سلسلہ کی سب سے زیادہ بہتر اور جامع کتاب امیر شکیب ارسلان کی ہے۔ تاہم ڈاکٹر جرمانوس نے بھی مسلمانوں کے عروج وزوال کے اسباب کا تجزیہ بڑی دیدہ دری سے کیا ہے اور موجودہ زوال کا جو علاج بتایا ہے وہ بڑی حد تک قابلِ غور ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے مفکرین عام طور پر مغربی کلچر، مغربی تہذیب کا ذکر کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اس کے قبول کر لینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ڈاکٹر جرمانوس نے بھی یہ مشورہ دیا ہے۔ اگرچہ ساتھ ہی وہ خذ ما صفا ودع ما کدر کی بھی تلقین کرتے ہیں لیکن ان مفکرین سے ہمیشہ ایک بات اوجھل ہو جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیا مغربی کلچر خود کوئی مقصود بالذات چیز ہے یا وہ درحقیقت مظہر ہے کسی ذہنی رجحان اور دماغی جستجو و میلان کا،

© rasailojaraid.com